

مولانا قاضی محمد سلیمان سیرت کی مشہور کتاب ”رحمۃ اللعالمین“ کے مصنف تھے۔ وہ علم و عمل، زہد و کمال اور فضل و ورع دونوں کے جامع تھے۔ روشن دل اور دماغ تھے۔ ان کے جدید و قدیم دونوں خیالات حد اعتدال پر تھے۔ عربی زبان اور علوم دین کے مہر عام تھے۔ توراۃ و انجیل پر فاضلانہ و بخیرانہ نگاہ رکھتے تھے، غیر مسلموں سے مناظرہ کے شائق تھے۔ مگر ان کے مناظرہ کا طرز سنجیدگی، محنت اور عالمانہ وقار کے ساتھ تھا۔ مسلماً الہدیت تھے۔ مگر اماموں اور مجتہدوں کی دل سے عزت اور حق کی محنتوں اور جانفشانیوں کی بھی قدر کرتے تھے وہ ندوۃ العلماء کے دیرینہ رکن تھے اور اسی وساطت سے ان سے تعارف حاصل ہوا اور تعارف نے باہم انس و محبت کی صورت پیدا کی۔ جب مل جاتے دیر تک ہم ذوقی کا لطف قائم رہتا۔ جدید مناظرات و کلام اور محاسن اسلام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو رہتی۔ اور اسی لطف میں تو وہی دیر کے لیے ہر چیز فراموش ہو جاتی۔ ان کی مستقل تصانیف رحمۃ اللعالمین اور الجمال والکمال (تفسیر سورۃ یوسف) اور سفرنامہ حجاز یادگار ہیں، مگر سب سے زیادہ مقبولیت رحمۃ اللعالمین نے حاصل کی۔ لوگوں نے اس کتاب کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا۔ خدا رحمۃ اللعالمین کے مصنف کو اپنی رحمت عام سے نوازے۔<sup>(۱۲)</sup>

مولانا شاہ سلیمان پھلواروی

ہندوستان کے مشہور پرانے عالم و واعظ و خطیب مولانا شاہ سلیمان پھلواروی نے ۲۷ صفر ۱۳۵۳ھ / جون ۱۹۳۵ء کے سال کی عمر میں وفات پائی۔

مرحوم کے جوانی کے عہد میں تین باکمالوں کے درس کی سندیں ہندوستان میں بھیجی تھیں۔ فرنگی محل لکھنؤ میں مولانا عبدالحی صاحب، ساران پور میں مولانا احمد علی صاحب اور دلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی، شاہ صاحب نے فیض کے ان تینوں سرچشموں سے فائدہ اٹھایا۔ پہلے فرنگی محل آئے اور یہاں سے فارغ ہو کر ساران پور اور دلی گئے۔

مرحوم وسیع النظر عالم، بذلہ نسخ ادیب، خوش بیان خطیب، پُر اثر واعظ، موقع شناس مقرر، اور بڑے بڑے بزرگوں کے حلقہ سے فیض یاب تھے۔ ان کو تاریخ کا شوق اور عربی نظم و نثر کا اچھا ذوق تھا۔ وہ مذہب کے لحاظ سے وسیع المشرب تھے۔ تاہم وہ باتوں میں وہ نہایت سخت تھے۔ ایک تو اعتزال کے خیالوں سے بہت برہم ہوتے تھے اور دوسرے حضرت علی مرتضیٰ اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و تعظیم میں بے حد غلو فرماتے تھے۔

میرے ساتھ مرحوم کے گونا گوں تعلقات تھے۔ مجھے اپنے عزیز سے کم نہیں سمجھتے تھے۔